ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
OPEN ACCESS
CC BY NC

**مہک پارس**
پی۔ایچ۔ڈی سکالر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی جیل روڈ لاہور
**ڈاکٹر شازیہ رزاق**
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی جیل روڈ لاہور

# مستنصر حسین تارڑ کے سفر نامے "چترال داستان" کا تہذیبی و ثقافتی جائزہ

**Mehak Paras ***
Ph.D Scholar, Lahore College for Women University, Jail Road Lahore.
**Dr. Shazia Razzaq**
Assistant Professor Urdu, Lahore College for Women University, Jail Road Lahore.

***Corresponding Author:**

# A Cultural Analysis of Mustansar Hussain Tarar's Travelogue "Chitral Dastan"

Mustansar Hussain Tarar is a renowned Urdu travelogue writer novelist and columnist. He has introduced Northern Pakistan in rest of the country by writing many travelogues about these areas. "Chitral Dastan" is one of the most important travelogue of Mustansar Hussain Tarar. In this travelogue, he had beautifully explained the culture and civilization of Gilgit, valley gopis and Kafirstan. This is the reason that depicted the concept history, culture and civilization in chitral Dastan. In this article, I have critically analyzed the important elements of culture and civilization of Chitral.
**Key Words:** *Travelogue, Gilgit, Chitral Dastan, Chitral Culture.*

انسانی زندگی اور سفر نامے کی قدامت ایک ہی جیسی ہے۔ سر سید احمد خان کے زمانے سے لے کر قیام پاکستان تک کے دور میں سفری ادب کے اسلوب، مواد اور ذخیرہ الفاظ میں ارتقاء واضح نظر آتا ہے۔ سفر نامہ دراصل

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

ایک بیانیہ صنف ادب ہے جس میں سفر نامہ نگار اپنے مشاہدات، تجربات اور تاثرات کو قلمبند کرتا ہے اور قاری کو کسی ملک یا علاقے کی تاریخ جغرافیہ، تہذیب و ثقافت اور سیاسی و معاشرتی حالات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

دنیا کا پہلا سفر نامہ (میگھنسیز) کا ہو یا پہلے مسلمان سیاح حکم ناصر خسرو کا "زاد المسافرین" یورپی سیاح مار کو پولو کا سفر نامہ ہو یا اُردو کا پہلا سفر نامہ "عجائبات فرنگ" ابتدا سے دور حال تک تہذیب و ثقافت کی عکاسی سفر ناموں کا لازمی جزو رہی ہے۔

تہذیب و ثقافت ایک منظم اور مرئی عمل کا نام ہے جس کی جڑیں معاشرے سے جڑی ہوتی ہیں اور ان کا اظہار معاشرتی اقدار، زبان طرز تعمیر اور رسم ورواج کے ذریعے ہوتا ہے اس کے بعد یہ تہذیبی و ثقافتی رجحانات اور نظریات کسی قوم کی شناخت اور پہچان بن جاتے ہیں اور اس قوم کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سفر ناموں میں تہذیب و ثقافت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا بہت سے ممالک کی قدیم تہذیب و ثقافت کے متعلق جاننے کا واحد ذریعہ اُن کے قدیم دور کے سفر نامے ہیں۔ شمالی پاکستان بہت متنوع ثقافت کا حامل خطہ ہے اور تہذیبی شکست وریخت کے عمل سے گزرا ہے اور ماضی قریب میں مخصوص جغرافیائی تناظر میں باقی دنیا سے کٹے رہنے کے باعث یہاں پروان چڑھنے والی ثقافت بیرونی اثرات سے محفوظ رہی لیکن اب آمدورفت کے بہتر ذرائع سے ان علاقوں کی ثقافت تیزی سے تبدیلیوں کے مراحل طے کر رہی ہے۔

مستنصر حسین تارڑ کا شمار ملک کے مایہ ناز سفر نامہ نگاروں میں ہوتا ہے انھیں شمالی پاکستان کے سب سے زیادہ سفر نامے لکھنے کا اعزاز حاصل ہے مستنصر کے اندرون ملک اور بیرون ملک کے سفر ناموں کا جائزہ لیا جائے تو اندرون پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے سفر نامے زیادہ اہم نظر آتے ہیں کیونکہ ان سفر ناموں میں انھوں نے اپنے ملک کی تہذیب و ثقافت کو محفوظ کیا ہے اور یہ سفر نامے مقامیت لیے ہوتے ہیں۔

مستنصر حسین تارڑ کے سفر ناموں کے بارے میں نوشی گیلانی لکھتی ہیں:۔

> "مستنصر نے کئی تہذیبوں اور سماجی رویوں کو اپنے سفر ناموں میں تصور کیا ہے اس کے ذہن و دل کی آنکھ میں کئی ممالک کی تہذیبیں سانس لیتی دکھائی دیتی ہیں"۔ (۱)

"چترال داستان" مستنصر حسین تارڑ کی چترال کے سفر پر مشتمل روداد ہے۔ یہ سفر نامہ تین حصوں میں منقسم ہے ۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11


پہلا حصہ پھندر وادی تک کا سفر ہے دوسرا حصہ چترال اور تیسرا حصہ کافرستان کے سفر پر مشتمل ہے۔

تارڑ نے حسب روایت اس سفر نامے کا آغاز بھی غیر روایتی انداز۔ "کچھ بھولتے جاتے ہیں" کے عنوان سے کیا تارڑ کہتے ہیں کہ میں شیشے سے ماضی کے گرد کو کتنا ہی صاف کیوں نہ کروں اس میں تصویر دھندلی ہی ہوگی۔ تارڑ کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ گلگت، وادی یاسین اور وادی پھنڈر سے ہوتے ہوئے براستہ شندور چترال اور پھر وہاں سے کافرستان کی سیاحت کریں۔ لیکن وہاں جانے کا موقع انھیں نہ مل سکا پھر اسلام آباد میں ایک سرکاری تقریب میں ان کی ملاقات جنرل نذیر احمد سے ہوئی جو اس وقت فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل تھے انھوں نے شمالی علاقہ جات پر خوبصورت اور معلوماتی سفر نامے لکھنے پر مستنصر حسین تارڑ کو مبارک باد دی اور انھیں پیشکش کی کہ تارڑ جہاں بھی شمالی علاقہ جات جانا چاہیں وہ ان کا بندوبست کردیں گے تارڑ نے ان کی پیشکش قبول کی یوں تارڑ کو بمع اہل وعیال گلگت تک جنرل نذیر کی بجیرو کے ذریعے جانے کا موقع ملا اور گلگت میں سرکاری طور پر ان کے لیے دو جیپوں کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے ذریعے تارڑ اور ان کی بیگم میمونہ دو بیٹے سلجوق اور سمیر اور بیٹی عینی نے وادی یاسین، وادی پھندر، درہ شندور، چترال اور کافرستان کی سیاحت کی۔ سفر کے دوران تارڑ کی نظر ان جنت نظیر خطوں کی ثقافت، تہذیب وتمدن اور تاریخ پر رہی۔

مستنصر حسین تارڑ کو تاریخ گوئی بہت پسند ہے اسی لیے وہ جب کسی تاریخی مقام یا تاریخی عمارت کو دیکھتے ہیں تو ان کا قلم اس چیز کا پس منظر بتانے کے لیے بے قرار ہو جاتا ہے "چترال داستان" میں اسی تاریخی و تحقیقی پہلو پر تارڑ نے روشنی ڈالی ہے وہ لکھتے ہیں:۔

> "ہم نے اپنے ماضی کی باز یافت کے حوالے سے صرف اور وہ بھی کسی حد تک ہڑپہ، موہنجو دارو اور میر گڑھ کو ہی اپنی توجہ اور تحقیق کا مرکز بنایا۔ شمال کے پہاڑوں کی جانب ہم نے کبھی نگاہ نہیں کی۔ ہمارے خیال میں ان برف زاروں اور ویرانوں میں ازل سے صرف بلندیاں اور گلیشئر تھے لیکن بہت کم لوگ آگاہ ہیں کہ ان علاقوں میں موہنجو دارو وغیرہ سے کہیں زیادہ قدیم اور شاندار تہذیب کے آثار ہیں۔ پتن کا ہار، بابل اور نینوا کی تہذیبوں سے کئی ہزار سال پہلے کے ہنر مندوں نے تخلیق کیا۔ چلاس ہنزہ سکردو اور گلگت کی چٹانوں پر جو نقش ہیں وہ ایک جاندار تہذیب کی گواہی دیتے ہیں۔ اور اب وادی اشکومن کے پہاڑوں میں قدیم اور حیرت انگیز آثار دریافت ہو رہے ہیں ۔ "(۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلّہ

کیلاش قبیلہ کوہ ہندوکش میں واقع ہے اس قبیلے کی زبان کیلاشی ہے یہ قبیلہ خیبر پختونخوا کے ضلع چترال میں آباد ہے ۔

کیلاش کو کافرستان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جو بنیادی طور پر تین دروں پر مشتمل ہے۔ بمبوریت، رمبو اور بریر یہاں رہنے والے لوگ کالاشہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد یہاں پر بہت کم ہے۔ کیلاشیوں کی ثقافت اور رسوم ورواج دیگر تمام قبائل سے بالکل جدا ہیں اس وجہ سے سیاح ان لوگوں کی شادیوں، اموات، مہمان نوازی، میل جول، محبت، مذہبی رسومات اور سالانہ تقاریب وغیرہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر رشید امجد اس حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں۔

"سفر نامہ کی حیثیت سے مستنصر حسین تارڑ کا ایک نام منفرد حیثیت کا حامل ہے اُن کے سفر نامے کی دو بنیادی خصوصیات اُن کا اسلوب اور سفر نامے کی ثقافتی عکاسی ہے جو انہیں دوسرے سفر نامہ نگاروں سے ممتاز بناتی ہیں"۔ (۳)

مستنصر حسین تارڑ نے دوران سفر کیلاشی لوگوں کی تہذیب کو بہت قریب سے دیکھا قریہ قریہ نگر نگر گھوم پھر کر وہاں رہنے والے لوگوں کی بود وباش ان کا ذریعہ معاش اور ان کی ذہنی ونفسیاتی جذباتی کیفیات کا بخوبی علم ہو گیا تھا کیلاشی لوگ نسلاً خود کو یونانی کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ لوگ سکندر اعظم کے لشکر سے یہاں رہ گئے تھے یہاں کے لوگ کئی خداؤں کو مانتے ہیں اور یہ قدرت اور روحانی تعلیمات کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ کیلاشی قبائل میں قربانی کا عام رواج ہے جو ان کی تین وادیوں میں خوشحالی اور امن کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ مستنصر حسین تارڑ اپنے سفرنامے "چترال داستان میں لکھتے ہیں:۔

"کیلاش مذہب کا اہم ترین جزو قربانی ہے۔۔۔ اور پھر قبیلے کی دعوت۔۔۔ کچھ عرصہ پہلے تک۔۔۔ مسلمان بھی ان دعوتوں میں شامل ہوتے تھے برون گاؤں سے اوپر چٹانوں کے سائے میں ہم پانچوں منہ اٹھا کر بلند درختوں کو دیکھتے تھے اور ان کی شاخوں میں سجے ہوئے سینگوں کو دیکھتے تھے جو قربانی کے بعد کسی قدیم رسم کی پیروی میں وہاں نصب کر دیئے گئے تھے۔ گھوڑا نما خداؤں کے چوبی مجسموں تلے درختوں کی خشک شاخوں کے نیچے اب بھی اسی خون کے چھینٹے تھے جو ہمارے نزدیک رائیگا تھا شاید کوئی کیلاشی جب عید قربان کی سویر میں قربانی کے بکرے کے خون کے چھینٹے دیکھتا ہے تو وہ انھیں رائیگا جانتا ہے۔ (۴)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

شادی بیاہ اور فوتگی کے موقع پر بھی کیلاش والوں کے رسوم ورواج دیگر مذاہب اور تہذیبوں سے یکسر مختلف ہیں وہ جس طرح بچے کی پیدائش یا شادی کی تقریبات میں جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں بالکل اسی طرح فوتگی کے موقع پر بھی ان کے ہاں جشن ہوتا ہے وہ فوتگی کے موقع پر لاش کو کھلی فضا میں رکھ کر تین روز ماتم کرتے ہیں ناچتے اور رقص کرتے ہیں۔ شراب کا انتظام کیا جاتا ہے گیتوں کی صورت میں مردے کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔ مستنصر حسین تارڑ نے بھی اپنے سفر نامے (چترال داستان) میں کیلاشیوں کے ان رواجوں کا ذکر بھی کیا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

> "اہل کالاش روح کے فنا ہو جانے پر یقین رکھتے ہیں اور اس لیے اپنے مردوں کے گرد کئی روز رقص کرتے ہیں، ان کی خوش بختی کے لیے مخمور ہوتے ہیں۔۔ کہ یہ شخص حیات کی قید سے آزاد ہوا"۔ (۵)

فوتگی کی طرح کیلاشیوں کے ہاں شادی کی رسم بھی عجیب وغریب ہوتی ہے لڑکے اور لڑکی کے مابین شادی اس طرح ہوتی ہے کہ جب لڑکے کو لڑکی پسند آجاتی ہے تو اسے بھگا کر اپنے گھر لے آتا ہے۔ لڑکے کے والدین کی طرف سے لڑکی کے گھر والوں کو خبر کی جاتی ہے اور اس کے بعد باقاعدہ بات چیت کر کے شادی کی رسم ادا کی جاتی ہے کیلاش میں ایک عجیب رواج یہ بھی ہے کہ شادی شدہ خاتون کو بھی بھگایا جاسکتا ہے مگر پھر اس کے بدلے میں اس کے سابقہ شوہر کو اس کی شادی کے اخراجات کا دگنا ادا کرنا پڑتا ہے۔ مستنصر حسین تارڑ نے اس سفر نامے میں کیلاش کی اس رسم کا تذکرہ بھی بڑی وضاحت سے کیا ہے جس کی تفصیل وہاں کے مقامی علی نامی نوجوان نے بتائی۔ مستنصر لکھتے ہیں۔

> "لڑکیاں اپنی پسند سے شادی کرتی ہیں اور بہت بے باک ہیں۔۔۔ اور جناب اگر شادی شدہ لڑکی اگر کسی اور مرد کے ساتھ جانا چاہے تو اپنے خاوند کو چھوڑ کر جاسکتی ہے لیکن جو مرد اس شادی شدہ لڑکی کے ساتھ میل جول بڑھا کر اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے اسے تاوان ادا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ کس قسم کا تاوان؟ جرمانہ ہوتا ہے؟ صاحب قبیلے کا رواج ہے رواج پورا کرو تو لڑکی کو لے جاؤ۔ لڑکی کا خاوند کہتا ہے کہ ٹھیک ہے اگر تمہیں میری بیوی پسند ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ میں نے اپنی شادی پر پچاس (۵۰ بھیڑیں قربان کی تھیں۔۔ دو ٹین گھی اور پنیر کا خرچ کیا تھا اور قبیلے والوں کی دو دن دعوت کی تھی تو تم اب سو

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

بھیڑیں قربان کرو اور قبیلے والوں کو چار دن کھانا کھلاؤ اور میری بیوی لے جاؤ۔ تو پھر؟ تو اکثر اوقات وہ عاشق یا تو غائب ہو جاتا ہے یا یہ شرائط پوری کرنے کے بعد عمر بھر مقروض رہتا ہے اور اپنے عشق کو گالی دیتا ہے۔"(۶)

مستنصر حسین تارڑ نے "چترال داستان" میں کیلاش کی بہت سی رسوم و رواج کے ساتھ ساتھ بشالینی یا بشالی کے بارے میں بھی مفید معلومات دی ہے کلاشی میں باشیلانی نام کا گاؤں یا جگہ ہے جو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہے جب عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جاتے ہیں یا کوئی عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو انہیں بچہ جننے تک باشیلانی میں رہنا پڑتا ہے۔ پیدا ہونے والے بچے کو باشیلانی کہا جاتا ہے۔ خاندان کی بڑی بوڑھی خواتین حیض والی عورت یا حاملہ عورت کو اپنے مردوزن کے درمیان رہنے کو بدشگونی سمجھتی ہیں۔ موسم چاہے جتنا بھی شدید ہو عورتیں مخصوص ایام میں اپنا گھر بار چھوڑ دیتی ہیں اور بشالینی میں ان عورتوں کے گھروں سے ان کے لیے کھانا آتا ہے اور ایسی عورتوں کو باہر کہیں بھی جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ مردوں کے لیے اس احاطے کی دیواریں چھونا بہت سخت منع ہوتا ہے اور اگر کسی خاتون کا خاوند مر جائے تو وہ چالیس دن تک گھر کے ایک کمرے میں مقید ہو جاتی ہے اور لوگوں سے بات چیت بند کر دیتی ہے۔ مستنصر حسین تارڑ نے کیلاشی عورت کے اس دردناک پہلو کو تفصیل سے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"بازار کے آغاز میں باشالی تھا۔۔۔ کیلاش میں قدیم روایت ہے اور جس پر سختی سے عمل ہوتا ہے کہ جن خواتین کے ایام کے دن ہوتے ہیں انھیں وہ مدت یہاں اس بشالی گھر میں گزارنی ہوتی ہے کہ وہ ناپاک ہوتی ہیں اس طور اگر کسی خاتون کا بچہ ہونے والا ہو تو وہ بھی اپنا گھر چھوڑ کر اس بشالی ریسٹ ہاؤس میں آکر استراحت فرمائے گی اس کے لواحقین اسے تین وقت کا کھانا پہنچائیں گے۔ یہیں وہ بچہ جنے گی شاید جیے گی شاید مر جائے گی۔"(۷)

اساطیری کہانیاں، دیومالائی قصے، بھوتوں پریوں کی کہانیاں یہ ہر خطے اور ہر علاقے کی ثقافت کا جزو ہوتی ہیں مگر پاکستان کے شمال میں ان توہمات اور فرضی قصے کہانیوں کی جتنی کثرت ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ چترال میں دیومالائی قصے ثقافت کا اہم جزو تصور کیے جاتے ہیں۔ چترال کے لوگ پریوں، چڑیلوں اور جن بھوتوں کی ایسی ایسی کہانیاں سناتے ہیں کہ اگر ان پر ذرا شک کا بھی اظہار کیا جائے تو وہاں کے لوگ فوراً چراغ پا ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ مافوق الفطرت کہانیاں نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہیں اس لیے وہ ان کہانیوں پر آنکھیں بند کر کے یقین

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

کرتے ہیں۔ مستنصر حسین تارڑ نے اپنے سفر نامے "چترال داستان" میں مقامی لوگوں کی دیگر خصوصیات کے ساتھ وہاں کی ثقافت کے اس رخ کا تذکرہ بھی جا بجا کیا ہے۔ تارڑ لکھتے ہیں:

"اور یہاں گوپس میں روایت یہ ہے کہ۔۔۔ ریسٹ ہاؤس کے سامنے دریائے اشکومن پر بلند ہوتے پہاڑ پر جو لکیریں ہیں وہ۔۔ ایک اژدھے کی ہیں۔ ایک عفریت ایک ایسی بلا کی ہے جو ہزاروں برس پہلے اس پہاڑ سے اتری تھی اس کی دم بہت لمبی تھی اور اس کا جبڑا بہت چوڑا تھا وہ پہاڑ سے اتر کر وادی میں آتی تھی اور ہر رات چند نوجوانوں کو ہڑپ کر کے واپس چلی جاتی تھی اور یوں آہستہ آہستہ وادی انسانوں سے خالی ہونے لگی۔۔۔ لوگ بے بس تھے اور اب یہ معمول بن چکا تھا۔۔۔ وہ بلا چنگھاڑتی اور آگ برساتی تھی اسی لیے کوئی اسکا سامنا نہ کر سکتا تھا۔۔۔ تب ایک بزرگ کا ظہور ہوا۔۔۔ وہ پہاڑ پر گئے اس بلا کو اس کی آماجگاہ سے باہر آنے کا حکم دیا اور پھر اپنے زہد و تقویٰ کے زور پر اسے بھسم کر دیا۔ پہاڑ پر یہ نشان اسی بلا کے ہیں۔ اس وادی کے لوگ حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ وہاں بلندی پر۔۔۔ اب بھی ایسے ڈھانچے اور ہڈیاں موجود ہیں جو کسی عام جانور یا انسان کی نہیں ہو سکتیں۔"(۸)

مستنصر حسین تارڑ نے وادی کیلاش کے تہواروں اور رسوم و رواج کے ضمن میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے اور عجیب و غریب اسرار ہے کہ انسان رنگ، نسل، زبان اور ملک کے لحاظ سے کوئی بھی ہو اس کی ثقافتی رسوم کہیں نہ کہیں ایک ہو جاتی ہیں۔ مستنصر حسین تارڑ کا مشاہدہ گہرا اور مطالعہ وسیع ہے انھیں مختلف علاقوں، قوموں، قبیلوں اور لوگوں کی عادات و خصائل کا اچھی طرح علم ہیمستنصر حسین کی سفر نامہ نگاری کے حوالے سے پروفیسر شاہد کمال یوں لکھتے ہیں۔

"اگر مصنف چاہے تو اپنے سفر کے احوال کو تہذیب و معاشرت کا خوبصورت امتزاج بنا سکتا ہے اور ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سفر نامے کو زندگی اور انسانی نفسیات سے جوڑ کر پیش کیا ہے ان میں ابن انشاء اور مستنصر حسین تارڑ کے نام قابل ذکر ہیں۔"(۹)

کیلاش میں مہمان نوازی کی جو قدیم منفرد روایت ہے وہ تارڑ کو نہایت بھلی لگی۔ کیلاشی لوگوں کا دستور ہے کہ مہمان کے لیے سجائی گئی کھانے کی میز کا اگر کوئی حصہ خالی رہ جائے تو میزبان اسے اپنی شدید بے عزتی سمجھتا ہے اہل چترال بہت مہمان نواز ہیں امیر کیا غیریب کیا تمام لوگوں کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور یہ بھی نہیں کہ اس

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

قدیم دستور کی وجہ سے کھانے کی میزیں مختصر رکھتے ہیں بلکہ طویل ترین رکھتے ہیں۔ مستنصر حسین تارڑ نے اہل چترال کی مہمان نوازی کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

"ہم پہلی بار چترالی مہمان نوازی کی فراخ دلی اور ذائقوں سے آشنا ہوئے دستور کچھ یوں ہے کہ مہمان کے لیے سجائی گئی کھانے کی میز کا اگر کوئی حصہ خالی رہ جائے تو میزبان اسے اپنی شدید بے عزتی جانتے ہوئے خود کشی کے بارے میں غور کرنے لگتا ہے۔ بے شک یہ ناشتہ ہو یا شام کی چائے لیکن پوری میز خوراک سے ڈھکی ہونی چاہیے۔۔۔ چنانچہ ہمارے سامنے شام کی چائے کے لیے جو میز آراستہ ہوئی وہ خاصی طولانی تھی اور مکمل طور پر ڈھکی ہوئی اور خوراک پوش تھی۔۔۔ چائے، کافی، شربت ابلے ہوئے انڈے، آملیٹ، بسکٹ، چترالی کیک اور کچھ ایسی اشیائے خورد نوش جنھیں ہم پہلی بار دیکھ رہے تھے۔ "(۱۰)

مستنصر حسین تارڑ ایک وسیع المشرب انسان ہیں انھوں نے مختلف تہذیبوں کو بہت قریب سے دیکھا تھا مستنصر بلتی تہذیب سے بھی واقف تھے اور کیلاش کی معاشرتی زندگی بھی ان کی نگاہوں کے سامنے تھی انہیں وہاں رہنے والے لوگوں کی بودوباش اور ان کے ذریعہ معاش کا بخوبی علم تھا کیونکہ چترال میں جتنے کام محنت اور مشقت کے ہیں وہ پٹھان اور افغان کرتے ہیں چترالیوں کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اس سرزمین کے بیٹے ہیں اور وہ کھوار زبان کی یکتائی اور ثقافت پر فخر کرتے ہیں لہذا تارڑ صاحب کے سامنے چترالیوں کی زندگیاں کھلی کتاب کی مانند تھیں وہ لکھتے ہیں۔

"شاہی بازار کچھ ایسا بھی شاہی نہ تھا۔ وہاں افغانوں اور پٹھانوں کے خوانچے سبزی کے ٹھیلے، پرانے کپڑوں کے ڈھیر اور چائے خانے تھے اور ویگن اسٹینڈ تھے، دکانیں تھیں، کچھ ہوٹل تھے ایک پولیس کانسٹیبل تھا اور اسی تنگ بازار میں دندناتی فل سپیڈ میں لڑھکتی جیپیں اور ان سے بچتے راہگیر تھے۔۔۔ مقامی روایت تھی کہ ایک چترالی قدرے آرام طلب ہوتا ہے وہ اگر ایک دن میں بیس روپے کمائے تو تب تک دوبارہ کام نہیں جاتا جب تک وہ بیس روپے خلاص نہ ہو جائیں اور ظاہر ہے بچتا کچھ نہیں"۔(۱۱)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

کیلاش میں مرد عام پاکستانی پوشاک شلوار قمیض پہنتے ہیں اور بچوں میں بھی یہ لباس زیادہ مقبول ہے۔ یہاں کی عورتیں سیپیوں اور موتیوں سے سجائی گئی لمبی اور سیاہ رنگ کی پوشاکیں زیب تن کرتی ہیں اور کالے لباس کی وجہ سے یہ سیاہ پوش کے نام سے مشہور ہیں تارڑ صاحب ایک چودہ سال کی چترالی لڑکی کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

> "اس کافر بی بی کی عمر بمشکل تیرہ چودہ برس تھی اس کے سیاہ چوغے پر نہایت ہی دیدہ زیب برفی کے ٹکڑوں کی شکل کی کشیدہ کاری تھی۔ مدھم سرخ اور بجھے ہوئے نیلے رنگ کے دھاگوں کی دلکش اور قدیم بنت تھی۔ گلے میں موتیوں کی مالائیں تھیں مال کسے ہوئے اور مینڈھیوں میں گندھے تھے ان پر گھنگروٹانکے ہوئے تھے۔۔۔اور سر پر ایک قلفی تھی۔۔۔ان کے چولہے کی کالک۔۔۔نینو کا کجلا بنتی ہے پرندوں کے پر اور سیپیاں سنگھار کے سامان ہیں"۔ (۱۲)

مستنصر حسین تارڑ سفر کی نوعیت اور معاشرے کی تصویر کاری کو صفحہ قرطاس پر یوں مزین کرتے ہیں کہ قاری کے ذہن اور دل کے دریچے کھل جاتے ہیں وہ جس ماحول معاشرے خطے یا سرزمین کی بات کرتے ہیں اس کی مقامی و معاشرتی عادتیں نمایاں کر کے بیان کرتے ہیں اس انداز تحریر کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ مستنصر حسین کو ہر خطے کی مقامیت اور تہذیب و ثقافت سے گہری دلچسپی ہوتی ہے انھوں نے "چترال داستان" میں انسانی فطرت اور نفسیات کی گرہیں بڑے پُر لطف انداز میں کھولی ہیں کیلاشی عورتیں جب کھیتوں میں مشقت کر کے آتی ہیں تو اپنے بدن کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لیے ایک وسیع پلیٹ فارم میں سایوں کی طرح حرکت کرتی ہیں اور اپنی زبان کو ایک خاص

انداز میں لچکا کر ااویو۔۔۔ نونو۔۔۔کی صدائیں بلند کرتی مسرت میں ڈوبی ہوئی ناچتی ہیں تارڑ اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "کیلاش کے ہر گاؤں میں۔۔۔ایک ایسا پلیٹ فارم۔۔۔۔ایک ہموار قطعہ زمین ہوتا ہے جہاں شام ڈھلے لوگ رقص کے لیے جمع ہوتے ہیں وہ سوگواری میں ہوں یا خوشی میں اسی میدان میں آتے ہیں اور اپنی سوگواری کو رقص میں ڈبوتے ہیں۔۔۔اپنی خوشی کو ناچ میں اجاگر کرتے ہیں۔۔۔ان میں کچھ کافر مخمور بھی ہوے ہیں۔" (۱۳)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

مستنصر حسین تارڑ جب بھی تاریخ، تہذیب ثقافت یا مذہب کی بات کرتے ہیں تو وہ خود ساختہ نظریے پیش نہیں کرتے بلکہ وہ ہر شے کا اصلی چہرہ دکھانے کی کامیاب کوشش کرتے ہیں۔ذوالفقار علی احسن مستنصر حسین کی سفر نامہ نگاری پر لکھتے ہیں کہ

"مستنصر حسین تارڑ کا شمار دورِ جدید کے اہم سفر نامہ نگاروں میں ہوتا ہے انہوں نے نہ صرف سفر نامے بلکہ ناول اور ڈرامے بھی تحریر کیے ہیں شائد اسی لیے سفر ناموں میں افسانوی رنگ غالب نظر آتا ہے اور ان کے بعض ناولوں میں سفر نامے کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے سفر نامے کی صنف کو بہت سی نئی جہات سے آشنا کیا۔ ان کے فن کا کمال یہ ہے کہ دوران سفر پیش آنے والے واقعات، معلومات اور تاریخ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ سفر نامے کی فضا بوجھل کیے بغیر کاری کو ان مقامات کی سیر کروا دیتے ہیں ان کا اسلوب ایسا ہے کہ وہ جن مقامات پر بھی گئے اور جن لوگوں نے ان کے دل کو متاثر کیا وہ قاری کے محسوسات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں ) "(۱۴)

بیسویں صدی سے پہلے چترال میں مختلف رسوم و رواج رائج تھے مگر یہاں پر بے شمار لوگوں کے قبول اسلام سے ان رواجوں میں کافی کمی آئی جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ان لوگوں کو کیلاش میں "شیخ" کہا جاتا ہے اور یہ کیلاش قبیلے میں جداگانہ اثرورسوخ رکھتے ہیں یہاں پر ان لوگوں کے لیے مساجد بھی ہیں گوغزی مسجد کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تارڑ لکھتے ہیں:۔

"گوغزی کی اس مسجد میں اگر شہر کا باسی راہبانیت اختیار کر لے تو اسے الزام نہیں دیا جاسکتا کہ یہاں ماحول ہی ایسا ہے کہ ترک دنیا پر طبیعت مائل ہونے لگتی ہے گھاس اور گُل بوٹوں میں بہتے چشمے کے پانیوں سے میمونہ اور عینی وضو کر رہی تھیں اور سلجوک اور سمیر مسجد کے اندر ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور یہاں کسی خاص عقیدے کی بنیاد پرستی کی بھی ضرورت نہ تھی اگر گوغزی کی مسجد میں کوئی بدھ آجاتا۔۔۔ کوئی ہندوں یا پارسی آنکلتا تو وہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا"۔(۱۵)

مجموعی طور پر مستنصر حسین تارڑ کا یہ سفر نامہ کیلاش کی تہذیب و ثقافت، رسم و رواج، رہن سہن اوہ وہاں کے رسومات کی داستان ہے اس سفر نامے میں انھوں نے کیلاش اور اس کے گردونواح میں موجود فلک بوس

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
**Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)**
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

پہاڑوں اور تاحد نگاہ سرسبز و شاداب وادیوں میں پنپتی تہذیب کو بیان کیا ہے پورا سفر نامہ تاریخی جغرافیائی اور سیاحتی معلومات سے بھرا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ سیاحوں کیلیئے "چترال داستان" سفر نامے کے ساتھ ساتھ ایک گائیڈ بک بھی ہے۔

## حوالہ جات


۱۔نوشی گیلانی، نیلے پانیوں کی کہانی: مشمولہ الزبیر سفر نامے، اُردو اکادمی بہاولپور، ۱۹۹۱، ص ۵۲

۲۔ مستنصر حسین تارڑ، چترال داستان: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ ص ۵۴۲

۳۔رشید امجد، ڈاکٹر، سیاح ”آنکھ میں تصویر“ مشمولہِ عالمی فروغ اردو ادب ایوارڈ ۲۰۰۳، ص ۲۰۱

۴۔ مستنصر حسین تارڑ، چترال داستان: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ صایضاً، ص ۴۹۱

۵۔ایضاً، ص ۵۳۲

۶۔ایضاً، ص ۳۸۱

۷۔ایضاً، ص ۱۷۳۔۲۷۱

۸۔ایضاً، ص ۰۲

۹۔شاہد کمال، پروفیسر، ادبیات اردو ص ۶۹۴

۱۰۔ مستنصر حسین تارڑ، چترال داستان: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ ص ۲۰۱

۱۱۔ایضاً، ص ۳۳۱

۱۲۔ایضاً، ص ۸۸۱

۱۳۔ذوالفقار علی حسن اردو سفر نامے میں جنس نگاری رجحان: سنگ میل پبلی کیشنز ۲۰۰۶ ص ۸۳۱

۱۴۔ مستنصر حسین تارڑ، چترال داستان: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ ص ۹۲۱